بینکوں کے طریق کار کو غیر اسلامی قرار دے کر پاکستان بھر کے مفتی حضرات نے فتویٰ جاری کیا تھا اور اسے زبان حال سے اجماع کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ یہ فتویٰ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کی طرف سے شائع ہوا۔ جوابی طور پر مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے اس متفقہ فتویٰ کی بارہ غلطیاں واضح کیں کہ ان محترم حضرات نے لکھا ہے کہ بنکوں کا طریق کار یہ ہے، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ بینکوں کے طریق کار کے متعلق بارہ غلط اطلاعات کی بنیاد پر جو فتویٰ جاری کیا گیا تھا، اس کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ کیا کسی نے مولانا عثمانی مدظلہ کی تصحیح کو چیلنج کیا ہے؟ اگر نہیں تو کیا محترم مفتیان کرام اپنے اس 'اجماعی' فتوے پر نظر ثانی کریں گے؟ کیا سنی سنائی باتوں کو بنیاد بنا کر فتویٰ دیا جا سکتا ہے؟

مشتاق احمد

ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد، چنیوٹ

()

مکرمی جناب مولانا عمار خان ناصر صاحب

ماہ اکتوبر کے شمارے میں آنجناب کے افکار ونظریات اور اکابر علما کے رشحات قلم نظر سے گزرے۔ آپ کے پیش کردہ موقف اور تجزیہ سے اتفاق یا اختلاف اپنی جگہ، مگر اس حساس موضوع پر غور وخوض، تحقیق وتنقید اور فکر وتدبر کا دروازہ آپ نے بہرحال کھول دیا ہے۔ آپ کی یہ محنت قابل قدر اور لائق تحسین ہے۔ اب اصحاب علم وتحقیق کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ کے پیش کردہ موقف کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیں اور راہ مستقیم کی طرف ہماری راہنمائی کریں۔

آپ کے موقف میں القاعدہ پر تنقید درست مگر پرویز مشرف کی امریکہ نواز پالیسی کی پابندی اور ایک اسلامی خطے کے باشندوں کا دوسرے خطے کے باشندوں کا ساتھ نہ دینا اور اپنی دفاعی پوزیشن میں امریکہ کے خلاف لڑنے کو ''جہاد'' نہ سمجھنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ افغانستان میں روس اور اب امریکہ کے خلاف لڑائی کو ہمارے تمام اکابر نے جہاد ہی کہا ہے۔ آنجناب کا جہاد نہ سمجھنا آپ کی ذاتی رائے تو ہو سکتی ہے، جمیع اکابر علما کا موقف نہیں۔ بہرحال یہ موضوع قابل غور فکر ہے، لہٰذا اکابر علما کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ موجودہ حالات میں علما اور نوجوانوں کے کردار کے حوالے سے صحیح راستے کا تعین فرمائیں اور نائن الیون کے بعد پیدا شدہ صورت حال اور افغان جنگ کے پاکستان پر اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے نئی نسل کی راہنمائی کریں تاکہ ہمارے نوجوان جذباتیت سے ہٹ کر صحیح راہ پر گامزن ہو سکیں۔

حافظ خرم شہزاد

گوجرانوالہ

تصحیح

ماہ نومبر ۲۰۱۰ء کے شمارے میں صفحہ ۵۷ پر سطر ۷ یوں پڑھی جائے:

''۱۔ صبح شام کھانے کے بعد ایک ایک چاول رسکپور مدبر بالائی یا مکھن میں رکھ کر دیں۔ دانتوں کو نہ لگے۔''